دلائل ختم نبوت

مصنف۔ علامہ قاری محمد طیب نقشبندی

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

علامہ قاری محمد طیب نقشبندی، مانچسٹر (انگلینڈ)

دلائل ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین واخر المرسلین وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین۔

اما بعد

تفسیر آیت ختم نبوت:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔

محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے سب سے آخری نبی ہیں۔

سورۃ الاحزاب کی مذکورہ آیت کریمہ نبی اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر نص صریح ہے۔ لیکن اس کے معنی میں گمراہ لوگوں نے تحریف کی اور آپ کے بعد دروازہ نبوت کھولنے کی کوشش کی مگر انہیں اپنی کوششوں میں سخت ناکامی ہوئی۔ اُمت مسلمہ عقیدہ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھتی ہے۔

خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا حدیث کی روشنی میں:

مرزائی مذہب مسلمانوں میں گمراہی پھیلانے کے لئے خاتم النبیین کا یہ معنی کرتا ہے کہ آپ کا مرتبہ انبیاء میں اتنا عظیم ہے کہ تمام انبیاء کے مراتب وہاں ختم ہوجاتے ہیں۔ گویا آپ مرتبے میں سب سے آخری نبی ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ زمانے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں محدث خاتم المحدثین ہے یعنی تمام محدثین کا علم وفضل اس پہ ختم ہوجاتا ہے اس کا یہ معنی نہیں کہ اس کے بعد کوئی محدث دنیا میں نہیں آئے گا۔ یہی معنی خاتم النبیین کا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرزائی لوگ کہتے ہیں ہم بھی نبی ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں مگر مرتبے کے اعتبار سے نہ کہ زمانے کے اعتبار سے۔

مگر مرزائیوں نے یہ معنی کر کے قرآن میں تحریف کی ہے۔ جب خود رسول اللہ ﷺ نے کثیر احادیث میں لفظ خاتم النبیین کی تفسیر فرما دی ہے کہ اس کا معنی آخری نبی ہے اور یہ کہ آپ کے بعد کوئی نہیں آئے گا۔ تو پھر صاحب قرآن ﷺ کی تفسیر سے منہ موڑ کر اپنی طرف سے قرآن کی من مانی تفسیر کرنا چہ معنی دارد؟ چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری اور گزشتہ انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے گھر بنایا اور اسے خوب آراستہ ومزین کیا مگر ایک کونے میں ایک پتھر نہ لگایا۔ لوگ آکر اس مکان کی تعریف کرنے لگے کہ کتنا خوبصورت ہے۔ مگر تعجب سے کہتے کہ یہ ایک پتھر کی جگہ کیوں خالی ہے؟ آگے آپ ﷺ نے فرمایا:

فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ

کہ میں ہی وہ پتھر ہوں اور خاتم النبیین ہوں۔

(بخاری شریف کتاب المناقب' باب 18 حدیث 3534 'مسلم کتاب الفضائل حدیث 22)

گویا رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرما دی کہ آپ جب تک مبعوث نہ ہوئے تھے قصر نبوت میں صرف ایک پتھر کی کمی تھی آپ کے آنے سے وہ آخری پتھر لگ گیا اور قصر نبوت مکمل ہو گیا۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا۔

وانا اللبنة وانا خاتم النبیین

کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ کیونکہ میں وہ آخری پتھر ہوں۔

اس حدیث نے کس قدر وضاحت فرما دی کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے بس۔

2) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک طویل حدیث کے ضمن میں) فرمایا:

سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

میری امت میں تیس کذاب (نہایت جھوٹے لوگ) پیدا ہوں گے ان میں سے ہر کوئی سمجھے گا کہ وہ نبی ہے جب کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم باب اول 4252۔ ترمذی کتاب الفتن باب 43' حدیث 2219)

اس حدیث میں کس قدر واضح وواشگاف الفاظ میں اللہ کے رسول فرما رہے ہیں کہ میں خاتم النبیین

اس معنی میں ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ مگر افسوس مرزائی گروہ نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ لی ہے۔ مرزائی لوگ **لا نبی بعدی** کے معنی میں یہ ڈنڈی مارنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کہ میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں ہے۔ جیسے **لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب**۔ یعنی سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہے۔ یہ معنی نہیں کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔ اسی طرح حدیث میں **لا نکاح الا بولی** ۔ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے احناف نے اس کا یہ معنی کیا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح کامل نہیں۔ یہ معنی نہیں کہ اس کے بغیر بالغہ لڑکی نکاح کر ہی نہیں سکتی۔ اسی طرح لا نبی بعدی کا یہ معنی ہے کہ آپ کے بعد کوئی کامل یعنی صاحب شریعت نبی نہیں ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ مرزائیوں کا یہ ترجمہ کرنا بھی عظیم گمراہی ہے۔ اگر کوئی مشرک کہے کہ **لا الٰہ الا اللّٰہ** کا یہ معنی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی کامل خدا نہیں۔ ویسے اللہ کے سوا چھوٹے خدا بھی ہیں تو مرزائی اسے کیا جواب دیں گے۔ خدا کے بندو جب رسول اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں ہے تو پھر اس میں کامل یا غیر کامل کا فرق کرنا کھلی گمراہی کے سوا کیا ہے۔

3) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
مجھے چھ چیزوں کے ذریعے تمام انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔

1) مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے۔
2) میری رُعب سے مدد کی گئی۔
3) میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔
4) میرے لئے تمام زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا۔
5) مجھے تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا اور
6) مجھ پر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(مسلم کتاب المساجد حدیث 5' ترمذی کتاب السیر' باب 5' مسند احمد 2' ص 412)

ایک حدیث میں یوں فرمایا گیا: میں قصر نبوت کا آخری پتھر ہوں۔ **فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ** تو میں نے انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔ (مسلم کتاب الفضائل حدیث 23)

خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ اور **خَتَمْتُ الأنبیاءَ** کے الفاظ کس قدر صراحت سے بتا رہے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی بدل کر کچھ اور کرنا پرلے درجے کی تحریف قرآن اور الحاد و زندیقیت ہے۔ خود مرزا قادیانی نے لکھا! ''پس آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ہو جائے تو مسلمان پر فرض ہے کہ بلا توقف و بلا عذر اسے قبول کرے نہیں تو اس میں الحاد و زندیقیت کی رگ ہوگی۔''

(برکات الدعا ص 18' مندرجہ روحانی خزائن' جلد 6)

ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں جب خود رسول اللہ ﷺ سے خاتم النبیین کی تفسیر ثابت ہو چکی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو پھر اسے بلاتوقف و بلا عذر مان لینا ہر مسلمان پر فرض ہے یا نہیں اور خود مرزا اور اس کی جماعت اس تفسیر سے منہ موڑتی ہے تو کیا ان میں الحاد و زندیقیت کی رگ ہے یا نہیں۔ یہ فیصلہ وہ خود کریں۔

خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا مرزا قادیانی کی تحریرات سے:

مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ کتابیں جو 1900ء سے قبل چھپیں ایسی ایسی عبارات سے بھری پڑی ہیں جو خاتم النبیین کا معنی آخری نبی بتاتی ہیں اور ختم نبوت کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتی ہیں۔ اس کے بعد 1901ء میں مرزا قادیانی نے قلابازی کھائی اور کھلے عام دعویٰ نبوت کیا۔ پھر وہ خاتم النبیین کے معنی میں تبدیلی و تحریف کرنے لگا۔ بہر حال یہاں اس کی چند پہلی تحریرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ:

1: ''اور کیونکہ ممکن تھا کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی اور نبی اسی مفہوم تام اور کامل کے ساتھ جو نبوت تامہ کی شرائط میں سے ہے آ سکتا۔۔۔لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔ کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائیگی۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم' ص 387' مندرجہ روحانی خزائن جلد 3' سن طباعت 1891ء)

اسی کتاب میں آگے صفحہ 412 پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

2: ''ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ کیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرئیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا''۔ (حوالہ مذکورہ)

اسی کتاب میں آگے چل کر صفحہ 414 پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

3: ''اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرئیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے۔'' (حوالہ مذکورہ)

اسی کتاب میں آگے صفحہ 431 پر مرزا قادیانی مزید واشگاف الفاظ میں لکھتا ہے کہ

4: ''اکیسویں آیت یہ ہے کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یہ آیت بھی صاف دلالت کررہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔'' (حوالہ مذکورہ)

مرزا قادیانی کی یہ عبارت بھی پڑھئے اور نیرنگی زمانہ پر تعجب کیجئے وہ لکھتا ہے کہ

5: ''اے لوگو! اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔''

(آسمانی فیصلہ' صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4' سن طباعت 1892ء)

مرزا قادیانی کی ان تحریرات کے بعد کیا کوئی شک رہ جاتا ہے کہ خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی ہی ہے جس کی آمد پر وحی نبوت کا دروازہ بند کردیا گیا اور سلسلہ نبوت پر مہر لگادی گئی۔ اب جبرئیل وحی نبوت لے کر نہیں آسکتا اور جو شخص اس آیت کے بعد بھی کوئی نیا نبی مانتا ہے وہ خدا سے شرم نہیں رکھتا۔ بلکہ مرزا قادیانی نے اس سے بھی واشگاف الفاظ میں خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی عربی کتاب حمامۃ البشریٰ میں کہا:

''الاتعلم ان الرب المتفضل سمی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بغیر استثناء وفسرہ فی قولہ لانبی بعدی بیان واضح للطالبین ولو جوزنا ظہور نبی بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لجوزنا انفتاح باب وحی النبوۃ بعد تعلیقھا

کیا تم نہیں جانتے کہ فضل وکرم والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم النبیین رکھا ہے۔ جس میں کسی نبی کا استثناء نہیں اور اس کی تفسیر ہمارے نبی نے اس قول ''لا نبی بعدی'' سے کردی ہے۔ جو طالبین کے لئے واضح بیان ہے اور اگر ہم اپنے نبی ﷺ کے بعد کسی اور نبی کا ظہور جائز مانیں تو ہمیں وحی نبوت کا دروازہ کھولنا پڑے گا جبکہ اسے اللہ نے بند کردیا ہے۔'' (حمامۃ البشریٰ ص 200 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7)

مرزا قادیانی کا خود کو محمد(ﷺ) قرار دینا:

مگر اسی مرزا قادیانی نے چند برس بعد دعویٰ کیا کہ میں عین محمد ﷺ ہوں اور میری شکل میں محمد ﷺ ہی دوبارہ دنیا میں آگئے ہیں اور جب میں محمد ﷺ ہی ہوں تو خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی بلکہ محمد کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے۔ مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بموجب آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وہی نبی خاتم النبیین ہوں اور خدا نے مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔۔۔ چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں پس اس طرح خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص8' مندرجہ روحانی خزائن' جلد18 ص212 تاریخ طباعت 1901ء 5نومبر)

اب جو شخص خود کو رسول اکرم ﷺ قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں دعوی نبوت نہیں کر رہا بلکہ میری شکل میں خود حضور ﷺ ہی دوبارہ دنیا میں آ کر دعوی نبوت کر رہے ہیں اس سے بڑا ملعون' شیطان اور دجال کون ہوسکتا ہے۔ حضور ﷺ تو فرماتے ہیں کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ (بخاری شریف کتاب العلم' باب 38' مسلم کتاب الرویا حدیث 10) گویا شیطان کو تو جرأت نہیں کہ کسی کے خواب میں آ کر کہے میں محمد ﷺ ہوں۔ میں نبی خاتم الانبیاء ہوں اور میں دعویٰ نبوت نہیں کر رہا میری شکل میں خود حضور ﷺ ہی دعویٰ نبوت کر رہے ہیں۔ وہ شیطان کا بھی باپ نکلا۔ اس کے مکروفریب اور شیطانیت نے تو شیطان کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ یقیناً شیطان بھی اس سے پناہ مانگتا ہے۔ تاریخ اسلام میں کئی جھوٹے مدعیان نبوت آئے۔ انہوں نے خود کو نبی کہا مگر خود کو معاذ اللہ محمد ﷺ قرار دینے کی جرأت کسی نے نہ کی یہ جرأت صرف مرزا غلام احمد قادیانی کو ہوئی یا ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد دوسرے جنم میں کسی دوسری مخلوق کے روپ میں پھر آ جاتا ہے۔ اسے وہ تناسخ کہتے ہیں لیکن ہندو بھی یہ نہیں مانتے کہ کوئی شخص پہلے ہی نام اور اوصاف کے ساتھ دوبارہ دنیا میں آ سکتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے یہ کہہ کر کہ تیرہ سو برس کے بعد اس کی شکل میں حضور ﷺ ہی دوبارہ دنیا میں پہلے اوصاف کے ساتھ آ گئے ہیں۔ ہندوؤں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ شاباش! یہ ہوتا ہے کمال۔

لفظ خاتم النبیین سے کوئی نبی مستثنیٰ نہیں:

یاد رہے اس آیت میں اللہ نے حضور ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا۔ خاتم المرسلین یا خاتم الرسل نہ

فرمایا۔اس لئے کہ رسول اور نبی میں فرق ہے۔رسول کا درجہ خاص ہے اور نبی کا عام۔نبی تو ہر اس انسان کو کہتے ہیں جس پر اللہ نے وحی نازل فرمائی اور اسے خلق خدا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔جبکہ رسول یا مرسل کا لفظ انبیاء میں سے صرف انہی پر بولا جاتا ہے۔جنہیں اللہ نے کوئی نئی کتاب' نئی شریعت یا نیا صحیفہ عطا فرمایا۔اگر خاتم المرسلین کہا جاتا تو کوئی کہنے والا کہتا کہ آپ نے فرمایا صرف ایسے انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کیا ہے جو نئی کتاب یا نئی شریعت لانے والے ہوں مطلقاً ہر نبی کی آمد کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ مگر اللہ نے خاتم النبیین کہہ کر اس گمراہی کا دروازہ بھی بند کر دیا۔امام ابن کثیر نے اس آیت کے تحت یہی تقریر اختصاراً فرمائی ہے۔

پھر لفظ النبیین جمع مذکر سالم کا صیغہ ہے قواعد نحو کے مطابق جب یہ معرف باللام (الف لام کے ساتھ مل کر) ہو تو یہ اپنے تمام افراد کو گھیر لیتا ہے کسی فرد کو باہر نہیں رہنے دیتا۔قرآن میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں جیسے

الحمد للہ رب العلمین
سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں (فاتحہ)

ولا الضالین
ہمیں گمراہوں میں سے گمراہ کا راستہ نہ دکھا (فاتحہ)

ھدًی للمتقین
قرآن تمام متقین کے لئے ہدایت ہے (بقرہ:2)

اعدت للکفرین
جہنم تمام کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (بقرہ24)

اولئك ھم الخسرون
وہ سب خسارے میں ہیں (بقرہ:27)

الاعلی الخشعین
نماز خشوع والوں میں سے کسی پر بھاری نہیں (بقرہ:45)

وانی فضلتکم علی العلمین
میں نے آپ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی (بقرہ:47)

وموعظة للمتقین
ہم نے اسے تمام متقین کے لئے نصیحت بنایا (بقرہ:66)

واذاخذاللہ میثاق النبیین

اور جب اللہ نے تمام انبیاء سے عہدلیا (عمران:15)

وما ارسلنك الا رحمة للعلمين

اور ہم نے تو آپ کوتمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء:107)

یہ دس مثالیں ہم نے ایک دومنٹ میں قرآن کریم سے نکال لی ہیں اور ایسی مثالیں قرآن کریم میں قریباً ہر صفحہ پر نظر آتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جمع مذکر سالم معرف بلام ہونے کی صورت میں اپنے تمام افراد کا احاطہ واستغراق کرتی ہے۔ لہٰذا خاتم النبیین میں تمام انبیاء شامل ہیں۔ خواہ وہ تشریعی ہوں یا غیر تشریعی۔ صاحب کتاب ہوں یا غیر صاحب کتاب۔ حضور ﷺ سب کی آمد کا سلسلہ ختم کرنے والے ہیں۔ جمع مذکر سالم معرف باللام اگر کہیں سارے افراد کو محیط نہ ہوتو وہاں ضرور کوئی قرینہ خارجی اس سے مانع موجود ہوتا ہے۔ جیسے **ویقتلون النبیین** یعنی یہود انبیاء کوقتل کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہاں سارے انبیاء مرادنہیں ہیں۔ کیونکہ یہود سب انبیاء کوقتل نہیں کر سکے۔ یہ قرینہ حالیہ استغراق سے مانع ہے۔ جبکہ خاتم النبیین میں استغراق سے مانع کوئی قرینہ موجود نہیں۔ بلکہ استغراق پر دلالت کرنے والے سینکڑوں قرائن موجود ہیں۔ اور **ویقتلون النبیین** میں سب انبیاء بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ایک نبی کاقتل سب انبیاء کے قتل کے مترادف ہے۔ جیسے کہ ایک نبی کی تکذیب سب انبیاء کی تکذیب ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا **کذبت ثمود المرسلین** کہ قوم ثمود نے سب رسولوں کو جھٹلایا۔ (شعراء:141)

ختم نبوت پر قرآن کریم سے چند آیات:

1: **والذین یومنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك**

اور وہ جو اس وحی پر ایمان لاتے ہیں جو اے رسول ﷺ! آپ پر نازل کی گئی اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئی۔ (بقرہ4)

قرآن تا قیامت ہدایات بن کر اترا ہے اگر حضور ﷺ کے بعد وحی اترنے کا سلسلہ جاری ہوتا تو یہاں ساتھ یہ بھی کہا جاتا: **وما ینزل من بعدك**۔ کہ مومنین اس وحی پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کے بعد نازل کی جائے گی۔ مگر بعد والی کسی وحی کا ذکر نہ کیا گیا۔ صرف آپ پر اور آپ سے پہلے اُترنے والی وحی پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا۔ جو اس امر کی دلیل بین ہے کہ آپ کے بعد کوئی وحی نہیں اُترنے والی۔

2: **یاایھاالذین امنو اطیعوااللہ واطیعواالرسول واولی الامر منکم**

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے حکم

والوں کی اطاعت کرو۔ (نسآء:59)

اس آیت میں اللہ کی اطاعت اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کے بعد حکم والوں کی اطاعت کا ذکر کیا گیا۔یعنی علماء اور مسلم حکام جو اللہ اور اس کے رسول کے بیان کردہ احکام کا اجراء کرتے ہیں۔صاف نظر آرہا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد حکام اور علماء تو آتے رہیں گے تاکہ اللہ و رسول کے فرامین کا نفاذ کریں۔مگر کوئی اور رسول نہیں آسکتا۔اسی لئے یہاں اُولی الامر کے لئے علیحدہ لفظ ''اطیعوا'' نہ لایا گیا۔ان کی اطاعت کوئی مستقل چیز نہیں بلکہ ان کی اطاعت اصل میں حکم خدا اور رسول ہی کی اطاعت ہے۔وہ اپنی طرف سے کوئی نیا حکم نافذ نہیں کر سکتے۔

3: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم

اے پیارے رسول ﷺ! آپ فرما دیں۔اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اطاعت کرو تب اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

(آل عمران:31)

اس آیت میں تا قیامت آنے والے ہر مسلمان کو محبت الٰہی اور نجات اخروی کے حصول کے لئے ایک ہی طریقہ بتایا گیا ہے اور وہ ہے اتباع رسول ﷺ یعنی آپ کے بعد کوئی ایسی شخصیت نہیں آسکتی جس کی اطاعت پر نجات اخروی موقوف ہو اور اگر آپ کے بعد کوئی نبی آنا ممکن ہو تو اس کی اطاعت پر نجات موقوف ہوگی صرف رسول اکرم کی اطاعت نجات کے لئے کافی نہ ہوگی اور یہ مفہوم آیت کے خلاف ہے۔

4: ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتھا الانھر۔ ومن یتول یعذبہ عذابا الیما۔

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اللہ اسے ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جو منہ پھیرے اسے اللہ دردناک عذاب دے گا۔

(فتح:17)

اس آیت میں بھی رسول اکرم ﷺ کی اطاعت پر جنت کا حصول موقوف ہونا بتایا گیا ہے گویا جس نے آپ کی اطاعت کرلی اسے کسی دوسری شخصیت کی اطاعت کی ضرورت نہیں۔اب اگر آپ کے بعد کوئی شخص دعویٰ نبوت کرے اور کہے کہ میری اطاعت لازم نہیں نہ مجھ پر ایمان لانا ضروری ہے تو وہ شخص اعلیٰ درجے کا پاگل بھی ہوسکتا ہے۔اور اگر کہے کہ مجھ پر ایمان لائے بغیر کسی کی نجات نہیں ہوسکتی۔جیسے کہ مرزا قادیانی نے کہا تو وہ شخص اس آیت کا مذاق اڑا رہا ہے کیونکہ اس آیت میں صرف آپ ﷺ

اطاعت ہی نجات کے لئے کافی قرار دی گئی ہے اور اس مفہوم کی آیات قرآن کریم میں سینکڑوں ہیں۔ یوں کہیں کہ سارا قرآن ختم نبوت کے بیان سے بھرا پڑا ہے۔

5: النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجه امھتھم

نبی ﷺ مومنوں کی جانوں سے بڑھ کر ان پر حق رکھتے ہیں اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ (احزاب:6)

اس آیت میں نبی ﷺ کے لئے تا قیامت آنے والے ہر مومن کی جان پر اختیار دیا گیا ہے اور یہ شان ایک نبی ہی کے لئے ہو سکتی ہے اور آپ کے بعد یہ اختیار کسی کو نہیں دیا گیا پھر آپ کی ازواج مطہرات کو تمام مومنوں کی مائیں قرار دیا گیا ہے اور یہ عظمت بھی آپ کے سوا کسی دوسرے شخص کی ازواج کے لئے ماننا قرآن کا مقابلہ ہے اور آپ کی بیویاں اسی لئے تمام مومنوں کی مائیں ہیں کہ آپ بحیثیت نبی ساری اُمت کے باپ ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی دوسرے شخص کا یہ منصب نہیں کہ وہ ساری اُمت کا باپ ہو۔ لہٰذا اس کے لئے نبوت بھی نہیں مانی جا سکتی۔ بات بہت صاف ہے۔

6: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة

بالتحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں نمونہ کامل ہے۔ (احزاب:21)

اس آیت میں نبی ﷺ کی ذات کو ہر مومن کے لئے تا قیامت نمونہ کامل قرار دیا گیا ہے۔ گویا ہر شخص پر لازم ہے کہ آپ کی سیرت مبارکہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے اور آپ کی اطاعت میں زندگی گزارے۔ ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہ ہوگا جس کی سیرت کو نمونہ کامل کہا جا سکے اور ہر نبی امت کے لئے نمونہ کامل ہی ہوتا ہے۔ اب یہ منصب رسول اکرم ﷺ پر ختم ہو گیا۔ کسی اور کے لئے ماننا قرآن کی مخالفت اور کفر ہے۔

7: ومن یعص اللہ ورسوله فقد ضل ضللا مبینا

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے وہ کھلی گمراہی میں جا پڑا۔

(احزاب:36)

یہ آیت بھی واضح دلیل ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہی مومنوں کے لئے تا قیامت مطاع مطلق ہیں۔ آپ کے سوا یہ منصب کسی کا نہیں اور یہی نبی کی شان ہوتی ہے جیسے اللہ فرماتا ہے۔

8: وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اسی لئے تھا تاکہ بحکم الٰہی اس کی اطاعت کی جائے۔

(نسآء:64)

جب مطاع مطلق حضور ﷺ ہی ہیں تو پھر نبوت بھی صرف آپ کے لئے ہی مختص ہے۔

9: واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(نور: 56)

اس آیت میں حضور ﷺ کو لقب رسول سے یاد کیا گیا۔ جس کا صاف معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی اور رسول نہیں ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ قیامت تک سارے مسلمان جان لیں کہ لفظ رسول کا مصداق صرف رسول اکرم ﷺ ہی ہیں۔ اگر کوئی اور رسول بھی آنے والا ہوتا تو پھر اطیعوا صھوا کہا جانا چاہئے تھا۔ تاکہ لقب رسول آپ سے مختص نہ ہوتا اور ایسی آیات تو قرآن میں سینکڑوں ہیں جن میں مطلقاً رسول ﷺ کو لقب رسول یا لقب نبی سے یاد کیا گیا۔ ایسی تمام آیات ختم نبوت کی دلیل ہیں۔ جیسے

10: قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (نور: 54)

11: ویقولون امنا باللہ وبالرسول (نور: 47)

12: اذادعوا الی اللہ ورسولہ (نور: 51)

13: ومن یطع اللہ ورسولہ (نور: 52)

الغرض جس بھی سورۃ کو لے لیں ہر سورت ایسی آیات سے بھری پڑی ہے۔ ایسے ہی قرآن کریم میں ایسی آیات کی بھی کثرت ہے جن میں حضور سید عالم ﷺ کو لقب نبی سے یاد کیا گیا ہے۔ جیسے یاایھا النبی قرآن کریم میں بکثرت ہے۔ کئی سورتوں کا آغاز ہی ان کلمات سے ہوا ہے۔ جیسے سورۃ احزاب، سورۃ طلاق، سورۃ تحریم اور فرمایا گیا:

13: ان اولی الناس بابرٰھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی

بے شک ابراہیم علیہ السلام سے قریب تر وہ لوگ ہیں جو ان کی اتباع کریں اور یہ نبی ﷺ ان سے قریب تر ہیں۔ (آل عمران: 68)

معلوم ہوا قرآن کے ماننے والوں کے لئے ایک ہی نبی ہے۔ یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اگر آپ کے علاوہ بھی کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو آپ کا نام لے کر کہا جاتا کہ محمد ﷺ ابراہیم علیہ السلام سے قریب تر ہیں۔

14: ولو کانوا یومنون باللہ والنبی وما انزل الیہ مااتخذوھم اولیاء

اگر وہ اللہ اور نبی ﷺ پر اور جو کچھ آپ پر اتارا گیا اس پر ایمان رکھتے ہوتے تو مشرکین کو اپنا دوست نہ بناتے۔ (مائدہ: 81)

یہ آیت بھی بتا رہی ہے کہ اللہ کو رب ماننے کے بعد جس انسان کو نبی ماننا ضروری ہے وہ حضور ﷺ ہی ہیں۔

15: ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی

نبی ﷺ اور ایمان والوں کے لئے جائز نہیں کہ مشرکوں کے لئے بخشش مانگیں خواہ وہ ان کے قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔ (توبہ:113)

اس آیت سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ ایمان والوں کے لئے اب اگر کوئی نبی ہے وہ تو صرف محمد مصطفیٰ ﷺ ہی ہیں۔ اس انداز سے مطالعہ کیا جائے تو قرآن کا اکثر و بیشتر حصہ ختم نبوت کی خوشبو لئے ہوئے ہے۔ تفصیل کے لئے میری کتاب ''ختم نبوت اور قادیانیت'' دیکھیں۔

مرزائیوں کا ایک آیت سے بقاء نبوت پر غلط استدلال:

مرزائی گروہ ایک آیت سے اجراء نبوت پر استدلال کرتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ

اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا و من الناس۔

اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ (حج:75)

مرزائی کہتے ہیں کہ اس آیت میں صیغہ مضارع **یصطفی** فرمایا گیا۔ جو حال و استقبال کے لئے ہے۔ گویا اللہ اب بھی فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول چنتا ہے۔ ماننا پڑے گا کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

مگر مرزائیوں کا یہ استدلال قطعی غلط ہے۔ اس آیت میں اللہ نے صرف اپنی شان بیان فرمائی ہے کہ وہی فرشتوں اور انسانوں میں سے اپنے رسول چنتا ہے۔ کسی فرشتے یا انسان کو یہ اختیار نہیں کہ وہ ازخود رسول بن جائے یا یہ کہ فرشتے اور انسان باہمی مشاورت سے اپنے میں سے کسی کو رسول منتخب کر لیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اللہ ہی جسے چاہے بطور رسول چن سکتا ہے اور اس آیت میں مشرکین مکہ کے اعتراض کے جواب میں وہ کہتے تھے اللہ نے اس شخص محمد ﷺ کو رسول کیوں چنا ہے۔ ہم میں سے کسی کو کیوں نہیں چنا۔ اللہ نے اس کا جواب دیا کہ رسول چننا اس کا کام ہے تمہارا نہیں۔ اس کا یہ معنیٰ نہیں ہے کہ اللہ اب بھی رسول چن رہا اور بھیج رہا ہے۔ پھر یہاں لفظ رُسُلاً فرمایا گیا ہے۔ اور رسول اس نبی کو کہتے ہیں جو نئی کتاب یا نئی شریعت لے کر آئے اور خود مرزائی بھی مانتے ہیں کہ اب ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ پھر وہ کس منہ سے اس آیت کو اپنی دلیل بناتے ہیں۔

ختم نبوت پر چند احادیث نبویہ:

کچھ احادیث تو ابھی ہم نے لفظ خاتم النبیین کا معنی بتاتے ہوئے لکھی ہیں۔ چند احادیث مزید لکھی جاتی ہیں۔

1: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء ہی کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا اور ان کا حاکم ہوتا (جیسے موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نون علیہ السلام ان کے حاکم بنے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر آپ کا کیا حکم ہے کہ ہم ان خلفاء سے کیا معاملہ کریں۔ فرمایا جو پہلے خلیفہ بنے پہلے اس کی اطاعت کرو پھر دوسرے کی۔ انہیں ان کا حق دو۔ اللہ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں پوچھے گا۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء جلد اول' صفحہ 491 مطبوعہ کراچی۔ مسلم کتاب الامارۃ' مسند احمد بن حنبل جلد 2' صفحہ 297)

اس حدیث نے خوب واضح کر دیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی غیر تشریعی اور ظلی بروزی قسم کا نبی بھی نہیں ہو سکتا۔ اب امت کی قیادت خلفاء کریں گے جن کا کام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حاکم کے بیان کردہ احکام کا اجراء ہے۔ یہ حدیث صرف شریعت والے انبیاء کا ختم ہونا ہی بیان نہیں کر رہی بلکہ بالخصوص غیر صاحب شریعت انبیاء کا راستہ محدود کر رہی ہے۔ پہلی امتوں میں ایک نبی کتاب یا شریعت لاتا پھر اس کی تبلیغ کے لئے اس کے بعد انبیاء بھیجے جاتے جو غیر تشریعی یا غیر صاحب شریعت انبیاء ہوتے۔ مگر امت محمدیہ میں ان کی جگہ خلفاء نے لے لی۔ لہٰذا مرزائیوں کا یہ نظریہ باطل ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف صاحبان شریعت انبیاء کے خاتم ہیں۔

2) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں محمد ہوں میں احمد ہوں' میں ماحی ہوں جس کے ذریعے اللہ کفر محو کر دے گا۔ میں حاشر ہوں جس کے بعد حشر بپا ہوگا۔ (میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ قیامت آئے گی) اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(بخاری کتاب المناقب باب 7' مسلم کتاب الفضائل حدیث 124)

یہ حدیث خوب واضح کر رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا فضیلت کے اعتبار سے نہیں زمانے

کے اعتبار سے ہے۔

3: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوتے تھے وہ انبیاء نہ تھے اگر میری امت میں ایسا کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔''

(بخاری کتاب الفضائل باب المناقب عمر بن خطاب' حدیث 3689' مسلم کتاب فضائل الصحابہ' حدیث 23)

یہاں محدثین سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے دلوں پر اللہ الہام کا نور ڈالتا ہے اور اپنی حکمت ان کی زبان پر جاری کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کے لئے فرمایا گیا کہ اللہ ان کی زبان پر بولتا ہے۔ ایسے لوگوں پر وحی نہیں آتی۔ بلکہ وہ تائید الٰہی سے بات کرتے ہیں۔ اسی لئے محدث کہلاتے ہیں۔ پتہ چلا اُمت محمدیہ میں وحی اور نبوت کا دروازہ بند ہے۔ البتہ محدثین کا دروازہ کھلا ہے۔ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسا شخص محدث ہی ہوسکتا ہے۔ نبی نہیں ہوسکتا۔ تو چودھویں صدی میں انگریزوں کی روٹیوں پر پلنے والا غدار ملت شخص کس طرح دعویٰ نبوت کرسکتا ہے۔

4: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (بخاری کتاب المغازی' باب 79)

ابھی پیچھے اسی سورۃ احزاب کی آیت 33 کی تفسیر میں ہم بتا آئے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں اپنا نائب بنایا تو وہ آبدیدہ ہوگئے۔ عرض کرنے لگے کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں۔ میرے جیسے بہادر کی تو میدان جنگ میں ضرورت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم مجھ سے وہ تعلق رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے۔''

یعنی ہارون علیہ السلام بھی اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کے نائب بنتے تھے۔ مگر وہ نبی تھے جبکہ اے علی تم میرے نائب ہو اور میرے بھائی ہو مگر تم نبی نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہے ہی نہیں بلکہ میرے بعد کوئی نبوت ہی نہیں۔ جب مولا علی شیر خدا نبی نہیں بن سکتے حالانکہ وہ دارالحکومت کا دروازہ ہیں اور سلاسل روحانیہ کے پیشوا ہیں۔ گویا علم ظاہری و باطنی اور شریعت و طریقت دونوں کا منبع و مخزن ہیں تو کسی

دوسرے یک چشم گل کو دعویٰ نبوت کرتے ہوئے شرم آنا چاہئے۔ مگر کیا کیا جائے۔

خوف خدا شرم نبی یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

5: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہوں میں لڑائی نہ ہو ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی (شاید یہ 1914ء کی عالمی جنگ کی طرف اشارہ ہے) اور قیامت نہ آئے گی جب تک تیس کے قریب دجال و کذاب نمودار نہ ہوں۔ ان میں سے ہر کوئی سمجھے گا وہ اللہ کا رسول ہے۔'' (بخاری کتاب الفتن' باب 35' مسلم کتاب الفتن حدیث 84)

6: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو نبوت میں سے صرف مبشرات (اچھی خوابیں) ہی رہ گئی ہیں۔

(بخاری کتاب التعبیر باب 5' مسلم کتاب الصلوٰۃ حدیث 207)

7: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض وصال میں اپنے گھر کا پردہ اٹھایا۔ اس وقت آپ کا سر بندھا ہوا تھا۔ (درد سر کی وجہ سے آپ نے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی) اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی مبشرات میں سے صرف اچھی خوابیں رہ گئی ہیں۔ جنہیں ایک مسلم دیکھتا ہے یا اسے دکھائی جاتی ہیں۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ حدیث 208)

اس حدیث نے مرزائی فتنے کا قلع قمع کر کے رکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ ایک نبی کو جن ذرائع سے معارف نبوت عطا فرماتا ہے ان میں سے ایک خواب بھی ہے اسی لئے حدیث میں ہے کہ اچھی خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب صرف اچھے خواب ہی باقی رہ گئے۔ معارف نبوت کے باقی تمام ذرائع محدود ہو گئے ہیں۔ یعنی فرشتے کے ذریعے پیغام ملنا براہ راست کسی کے دل پر اللہ کا اپنا کلام ڈالنا اور ایسے ہی وحی کی دیگر تمام اقسام مکمل طور پر بند ہو گئیں۔ اب صرف ایک جزء رہ گئی ہے اچھی خوابیں۔ اگر کوئی سر پھرا کہے کہ چلو نبوت کا کچھ تو باقی ہے۔ لہٰذا نبوت مکمل بند تو نہیں ہوئی تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے ایک جزء کے پائے جانے سے کل کے پائے جانے کا دعویٰ محض حماقت ہے۔ جس شخص کے پاس ایک پھول ہو کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ میرے پاس ایک باغ ہے۔ جس نے کسی علم کا صرف ایک سبق پڑھا ہو کیا وہ اس علم کی امامت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ جس کے پاس ایک اینٹ ہو کیا وہ محل کا مالک کہلا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو صرف اچھی خوابوں کی بنیاد پر دعویٰ نبوت کیسے کیا جا سکتا ہے؟

8) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انی اخر الانبیاء و مسجدی اخر المساجد۔

''میں انبیاء میں سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد سب سے آخری مسجد ہے۔''

(مسلم جلد ا صفحہ 446 مطبوعہ کراچی)

اس حدیث کی تشریح ایک اور حدیث کرتی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم ہے۔

(کنز العمال بروایت دیلمی ابن نجار و بزار)

9) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بعثت انا والساعة کھاتین۔ میں اور قیامت ہم دونوں ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ (بخاری کتاب الرقاق باب 39، مسلم کتاب الجمعہ حدیث 39)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے اشارے سے بتایا کہ جس طرح ان دو انگلیوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں۔ یونہی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔

10: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہم آخری امت ہیں اور روز قیامت ہم سب سے پہلے ہوں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ پہلے لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد۔

(بخاری کتاب الوضوء باب 68، مسلم کتاب الجمعہ حدیث 19)

یہ دس احادیث میں نے بخاری و مسلم سے بطور برکت کے پیش کردی ہیں۔ ورنہ ختم نبوت پر احادیث کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ میں نے اپنی کتاب ختم نبوت اور قادیانیت میں اڑھائی سو 250 احادیث جمع کی ہیں۔ من شاء فلینظرھا

ختم نبوت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر ملال کے بعد ابوبکر صدیق خلیفہ بنے اور انہیں سب سے پہلے جس مسئلہ سے نمٹنا پڑا وہ منکرین ختم نبوت کی جماعت تھی۔ یمامہ میں مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کر دیا اور دیگر علاقوں میں مختلف مدعیان نبوت اٹھ کھڑے ہوئے ان میں سب سے مضبوط تر مسیلمہ کذاب تھا۔ جس کے گرد قریباً ایک لاکھ افراد جمع ہو گئے تھے۔ مسیلمہ کذاب اللہ کی توحید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور یوم قیامت پر ایمان رکھتا تھا۔ پانچ وقت نماز باجماعت کا اہتمام کرواتا تھا۔ اس نے اذان کے لئے

ایک شخص مقرر کیا تھا اور اسے کہہ رکھا تھا کہ اشھد ان محمد رسول اللہ پر آواز زیادہ بلند کرے۔

(تاریخ طبری جلد 3' صفحہ 244)

مگر اس کے باوجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے واجب القتل قرار دیا۔ کیونکہ وہ خود کو رسول کہتا تھا۔ اس نے کئی اقوال گھڑ رکھے تھے جو اس کے بقول اس پر اللہ کی طرف سے نازل ہوئے تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام کا ایک عظیم لشکر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کمان میں مدینہ طیبہ سے یمامہ پہنچا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ جس میں اللہ نے اسلام کو فتح دی اور مسیلمہ کذاب قتل ہوگیا۔ اس کے دس ہزار ساتھی مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے جبکہ مسلمانوں میں سے شہید ہونے والوں کی تعداد البدایہ میں چھ سو اور طبری میں بارہ سو مذکور ہے۔ ان شہداء میں جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ الغرض صحابہ کرام نے اس بات پر اجماع کیا کہ ختم نبوت کا منکر کافر و مرتد اور واجب القتل ہے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی دور خلافت راشدہ میں دعویٰ نبوت کرتا تو اس کا انجام بھی مسیلمہ کذاب والا ہی کیا جاتا۔

ختم نبوت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعض اقوال:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

> ''چلو ام ایمن کے پاس چلتے ہیں۔ اسے دیکھ آئیں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حال پوچھنے جایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم وہاں گئے تو ام ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ہاں دنیا والی زندگی سے بہتر ہیں۔ وہ فرمانے لگیں مجھے معلوم ہے کہ وہ اللہ کے ہاں دنیا سے بہتر مقام میں ہیں۔ مگر میں اس لئے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا نزول ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا۔ یہ سن کر ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا دل بھر آیا اور وہ بھی اس کے ساتھ رونے لگے۔''

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل ام ایمن' حدیث 102)

پتہ چلا ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہم بھی یہی جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں آسکتی۔ جب وحی نہیں آسکتی تو نبوت کہاں سے آئے گی اور جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہم پر وحی نہیں آسکتی تو چودھویں صدی میں انگریزوں کے ایک غلام پر کیسے آسکتی ہے۔

مولا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ ان الفاظ سے درود شریف پڑھتے تھے۔

اللهم داحی الموحوات وبادی المسبوکات اجعل شرائف صلوتك ونوامی برکاتك علی محمد عبدك ورسولك الفتاح لما اعلق والخاتم لما سبق۔

''اے اللہ زمینوں کے بچھانے اور آسمانوں کے بنانے والے اپنی سب سے اعلیٰ رحمتیں اور سب سے لمبی برکتیں اپنے بندے اور رسول محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرما جو بند دروازوں کے کھولنے والے ہیں اور نبوت کے چلے آنے والے سلسلہ کو بند کرنے والے ہیں۔''

(الشفاء للقاضی عیاض جلد 2 'صفحہ 56 مطبوعہ ملتان)

حضرت عبداللہ بن رلی روفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ کا بیٹا ابراہیم بچپن میں فوت ہو گیا اور اگر اللہ کو آپ کے بعد کسی نبی کا آنا منظور ہوتا تو آپ کا بیٹا زندہ رہتا اور نبی بنتا مگر آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔''

(بخاری شریف' جلد دوم کتاب الادب' صفحہ 914 مطبوعہ کراچی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ختم نبوت پر مزید اقوال میری کتاب ''ختم نبوت'' اور قادیانیت میں دیکھے جائیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعض اقوال سے مرزائیوں کا غلط استدلال:

درمنشور میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول منقول ہے فرمایا:

قولوا خاتم النبیین ولاتقولو لا نبی بعده

''لوگو! یہ تو کہو کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(درمنشور جلد 5 'صفحہ 204)

جواب اول:

مرزائی لوگوں کو چاہیے کہ وہ انصاف سے کام لیتے ہوئے اسی درمنشور کے اسی صفحہ پر مذکور دوسرے صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا قول بھی بیان کر دیں تاکہ مسلمان دھوکے میں نہ پڑیں۔ چنانچہ شعبی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا:

صلی اللہ علی محمد خاتم النبیاء لا نبی بعده

''اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجے آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ:

''جب تم نے خاتم الانبیاء کہہ دیا تو یہی کافی ہے۔ کیونکہ ہم یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں آنے والے ہیں۔ جب وہ آئیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی ہوئے اور آپ کے بعد بھی۔'' (درمنثور جلد 5 'ص 204)

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کا لا نبی بعدہ کہنے سے روکنا اس لئے ہے تا کہ اس سے عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی نفی نہ ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ ضرور آنا ہے اور وہ نبی ہوں گے۔ لہٰذا کوئی شخص لا نبی بعدی کی آڑ میں ان کے آنے کی نفی نہ کرے۔ (جیسا کہ مرزائی کرتے ہیں) یہ قول مرزائیوں کے لئے مفید نہیں بلکہ مہلک ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ نے تو مرزائی شجر کی جڑ کاٹ دی ہے۔ مرزائی یہی سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور وہ دوبارہ نہیں آئیں گے۔ اور جس عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں آنا حدیث میں ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ مگر صحابی رسول حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خوب وضاحت فرما دی کہ عیسیٰ علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوں گے۔

جواب دوم:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمانا کہ لا نبی بعدہ نہ کہو ان کا ذاتی اجتہاد تھا اور انہوں نے ایک مخصوص معنی میں صرف لا نبی بعدہ کہنے سے منع کیا مگر ان کا عقیدہ یہی تھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ خود ان سے مروی احادیث اس کی صراحت کر رہی ہیں کہ ان کا کیا عقیدہ تھا۔ چنانچہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لم یبق بعدی من النبوۃ شیء الا المبشرات

''میرے بعد نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی سوا مبشرات کے۔ پھر آپ نے فرمایا ہمیشہ مبشرات وہ اچھی خوابیں ہیں جو ایک مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائی جاتی ہیں۔''

(کنز العمال جلد 15 'صفحہ 371 حدیث 41423 بروایت مسند احمد و خطیب)

کیا اس حدیث کے پڑھنے کے بعد کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتی تھیں؟ مرزائی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول سے بھی بقاء نبوت پر دلیل لاتا ہے کہ فرمایا: جب ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ پڑھی اور اس کے بعد فرمایا: جنت میں اس کے لئے ایک دائی مقرر کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ: ولو عاش لکان صدیقاً نبیاً۔ ''اگر ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی بنتا اور اگر وہ زندہ رہتا تو اس کے ننھیال قبط آزاد ہو جاتے

اور کسی قبطی کو آئندہ غلام نہ بنایا جاتا۔" (ابن ماجہ کتاب الجنائز باب 27' حدیث 1511)

مرزائی ان الفاظ کو کہ اگر وہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا رسول اکرم ﷺ کے الفاظ قرار دیتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں۔ بہر حال ان کے الفاظ **ولو عاش لکان صدیقاً نبیاً** کا معنی یہ ہے کہ **لو عاش لکان اھلاً لکونہ صدیقاً نبیاً۔** اگر ابراہیم زندہ رہتے تو اس بات کے اہل تھے کہ سچے نبی ہوتے۔ چنانچہ حضرت انس سے بھی یہ قول یوں مروی ہے کہ "سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا بوقت وصال حضرت ابراہیم بن محمد کی عمر کیا تھی انہوں نے جواب دیا۔"

ماملا مھدہ ولو بقی لکان نبیاً لکن لم یبق لان نبیکم اخرو الانبیاء

انہوں نے گہوارہ بھی نہ بھرا اور اگر وہ زندہ رہتے تو نبی بن سکتے تھے مگر وہ باقی نہ رہے کیونکہ تمہارے نبی ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ (تاریخ کبیر لابن عساکر جلد ا' صفحہ 294)

اس عبارت سے **لو عاش لکان صدیقاً نبیاً** کے الفاظ کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان کا یہی معنی ہے کہ حضرت ابراہیم فی ذاتہٖ نبی ہونے کے اہل تھے۔ اور اگر حضور ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہوتا تو وہ نبی بنتے مگر چونکہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اس لئے اللہ نے انہیں اس عمر سے پہلے ہی اٹھا لیا جس میں انبیاء کو نبوت دی گئی تاکہ کوئی گمراہ انسان ان کی نبوت کا قائل نہ ہو جائے۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کثیر احادیث ختم نبوت کے متعلق مروی ہیں۔ جیسے آپ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال سے کچھ دن قبل اپنے گھر کا پردہ اٹھا کر فرمایا: اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے صرف اچھی خوابیں رہ گئی ہیں۔ پھر آپ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
لی النبوۃ ولکم الخلافۃ۔ "میرے لئے نبوت ہے اور تمہارے لئے خلافت۔"

(کنز العمال جلد 13' صفحہ 511 حدیث 37312 بروایت ابن عساکر)

ابن عباس سے مروی ہے یہ حدیث صاف بتا رہی ہے کہ نبوت صرف حضور ﷺ کے لئے ہے اور امت کے لئے صرف خلافت ہے گویا امت کے کسی فرد کے لئے نبوت نہیں ہے۔ اس کے باوجود مرزائیوں کا یہ تاثر دینا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کے بعد بقاء نبوت کے قائل ہیں کس قدر ظلم عظیم اور کذب اکبر ہے۔ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔**

ختم نبوت پر چند عقلی دلائل:

نبی اکرم ﷺ آفتاب نبوت ہیں اور دوسرے انبیاء نبوت کے ستارے ہیں۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

نے اسی لئے فرمایا:

کانہ شمس فضل هم کواکبها
لیظهرن انوارها للناس فی الظلم

یعنی رسول اکرم ﷺ آفتاب فضیلت ہیں اور دوسرے انبیاء اس کے ستارے جو لوگوں کے لئے اپنے انوار اندھیروں میں ظاہر کرتے تھے۔ انبیاء کرام آسمان فضل پر ستارے بن کر چمکے مگر اندھیرا چھٹ نہ سکا۔ آخر اللہ تعالٰی نے فاران کی چوٹیوں سے آفتاب محمدی جلوہ گر کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا پر توحید، رسالت کی روشنی پھیل گئی۔ کروڑوں سینے نور قرآن سے جگمگا اٹھے۔ اسی لئے قرآن نے آپ کو سراج منیر (چمکا دینے والا آفتاب) کہہ کر یاد فرمایا۔ (احزاب:46)

اور محمدی آفتاب کی روشنی بڑھتی ہی جارہی ہے ایک وقت آنے والا ہے کہ ہر سینہ اس کے نور سے منور فرمایا جائے گا۔ اور اس میں شک نہیں کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو سب ستارے چھپ جاتے ہیں۔ ستارے ختم نہیں ہوتے وہ اپنی جگہ چمکتے ہی رہتے ہیں مگر آفتاب کے نور کے سامنے ماند پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء آج بھی زندہ اور محو عبادت ہیں۔ مگر محمدی آفتاب کے نور نے انہیں چھپا دیا ہے۔ دوستو جب پہلے انبیاء کا نور بھی مدنی آفتاب کے آگے ماند پڑ گیا ہے تو کسی کی نبوت کا ستارہ کیوں کر چمکے گا اور اس کے چمکانے کی کیا ضرورت ہے؟

دوم:

جب کاغذ پر پرکار سے دائرہ کھینچا جائے تو اس کی ایک ٹانگ کاغذ میں پیوست کر کے دوسری ٹانگ کو گول گھمایا جاتا ہے جس سے گول دائرہ کھچ جاتا ہے اور دائرہ یوں کھچتا ہے کہ پرکار جس نقطہ سے دائرہ شروع کرتی ہے اسی نقطہ پر واپس آجاتی ہے تو دائرہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اللہ نے بھی صفحہ دہر پر دائرہ نبوت کھینچا تو قدرت کی پرکار نے ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقطہ سے دائرہ شروع کیا اور اسی نقطہ پر لا کر ختم کر دیا۔ اسی لئے حدیث مبارکہ ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے واذ اخذنا من النبیین میثاقهم و منك من نوح (احزاب:۷) کے تحت فرمایا: ''میں تخلیق میں سب انبیاء سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب انبیاء کے بعد۔'' (ابن ابی حاتم جلد 9 'صفحہ 3116 حدیث 17594)

''حضرت میسرۃ الفخر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی آپ نے فرمایا: اس وقت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔''

(درمنشور جلد 6 'صفحہ 569 بروایت احمد 'طبرانی 'حاکم)

تو نبوت سب سے پہلے حضور ﷺ کو عطا کی گئی اور سب سے آخر میں آپ کو مبعوث کیا گیا گویا دائرہ نبوت آپ سے شروع کیا گیا۔ تو ضروری تھا کہ وہ آپ ہی پر ختم ہو مولانا احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

دوستو! جب دائرہ نبوت مکمل ہو چکا ہے تو کوئی نیا نبی کیسے آ سکتا ہے۔ خواہ وہ مسیلمہ کذاب ہو یا مسیلمہ پنجاب۔

سوم:

جب بہت سی رقمیں جمع کرنا ہوں تو انہیں ایک دوسری کے نیچے لکھتے جاتے ہیں پھر آخر میں لائن کھینچ کر اس کے نیچے ان تمام رقموں کا مجموعی عدد لکھا جاتا ہے۔ اس میں اوپر والی تمام رقمیں آ جاتی ہیں۔ اسی طرح اللہ نے سب انبیاء کو گوناگوں صفات و کمالات عطا فرمائے اور معجزات بخشے' آخر میں اللہ نے چاہا کہ ان تمام صفات و کمالات اور معجزات کو جمع کیا جائے تو اللہ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو سب کمالات نبوت کا جامع بنا کر آخری نبی کی صورت میں مبعوث فرما دیا۔ جب مجموعی عدد آ گیا تو مزید کوئی عدد نہیں آ سکتا۔ یہاں تین عقلی دلائل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ میں نے اپنی کتاب ''ختم نبوت اور قادیانیت'' میں مزید عقلی دلائل سے عقیدہ ختم نبوت ثابت کیا ہے وہاں ضرور دیکھ لیں۔

جنت

جنت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے۔ اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔ جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لئے ہے ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے۔ (بہار شریعت)